بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۵ فتح ۱۳۳۹ ہش - ۱۵ دسمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۸۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

### کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ——

ربوہ ۱۴ دسمبر بوقت دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت

بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## "میرے دورے کا مقصد پاکستان میں جاپانی سرمایہ کاروں کی دلچسپی پیدا کرنا ہے"

### جاپان کے ریڈیو اور ٹیلیویژن پر صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا پیغام

ٹوکیو ۱۴ دسمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل یہاں ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے ایک پیغام میں اعلان کیا کہ میرے دورہ جاپان کا دوہرا مقصد یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان قریبی تعلقات استوار کرنے کے ساتھ ساتھ جاپانی سرمایہ کاروں کی پاکستان میں دلچسپی پیدا کی جائے۔ آپ نے کہا میں نے آج صبح آپ کے وزیراعظم سے بات چیت کی ہے۔ اور انہوں نے اس سلسلہ میں ہمدردی ظاہر کی ہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا کہ پاکستان میں سرمایہ لگانے کے لئے فضا بڑی سازگار ہے۔ منافع کی رقم پاکستان سے باہر بھیجنے پر سے پابندیاں اٹھالی گئی ہیں اور اب کوئی قانون نہیں جس کے تحت پاکستانیوں کی شرکت لازمی ہو۔ سرمایہ کاروں کو اس بات کی پوری اجازت ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنا سرمایہ بھی واپس لے جا سکتے ہیں۔

صدر ایوب نے کہا جاپان نے جو معیشتی و اقتصادی ترقی کی ہے۔ اس سے دوسرے ملکوں کو بھی فائدہ پہنچایا جائے۔ آپ نے کہا جاپان پاکستان کو اپنا زبردست دوست پائیگا۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندہ خصوصی نے خیال ظاہر کیا ہے کہ صدر کا پیغام بے شمار لوگوں نے سنا ہوگا۔ کیونکہ جاپان میں ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ریڈیو سیٹ اور چالیس لاکھ ٹیلی ویژن سیٹ ہیں۔ علاوہ ازیں صدر کا پیغام بار بار دہرایا گیا۔

## اکبری دروازہ میں آتشزدگی سے بارہ افراد ہلاک

### خوفناک دھماکہ سے تین مکان پیوند خاک ہو گئے

لاہور ۱۴ دسمبر۔ اکبری دروازہ کے اندر بازار نوہریانوالہ میں پرسوں آدھی رات تین مکانوں میں محوخواب چار خاندانوں پر آگ کی قیامت صغریٰ ٹوٹ پڑی۔ اس سانحہ میں بارہ افراد جن میں چار مرد آٹھ خواتین ہیں ہلاک ہو گئے۔ ان کے تین رشتہ داروں کو چوٹیں آئیں۔ ایک تنگ فروش کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جو آتش بازی بھی فروخت کیا کرتا تھا۔ نوہریانوالہ بازار کے اس سانحہ کی تفصیل یہ بتائی جاتی ہے کہ پرسوں قریباً پونے دو بجے رات محمد لطیف تنگ فروش (عرف بھایا) کی دوکان میں آگ لگ گئی۔ دوکان کے پچھلے حصہ میں ایک بکس کے اندر پٹاخے تھے۔ یہ آتش بازی بھی تنگ فروش اپنے خریداروں کو مہیا کرتا تھا۔ جونہی پٹاخوں کو آگ لگی زبردست دھماکہ ہوا جس سے دو منزلہ مکان مسمار ہو گیا۔ اس سے ملحقہ دو اور مکانوں میں محوخواب خاندان ہلاک ہو گئے۔ تینوں مکانوں کے ملبہ اور آتشزدگی میں ہلاک شدگان کی مجموعی تعداد بارہ ہے۔ آگ طلوع آفتاب تک بجھا دی گئی۔

## چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی اچانک علالت

### احباب کرام صحت یابی کیلئے خاص طور پر دعائیں کریں

ربوہ ۱۴ دسمبر (بوقت ۸ بجے صبح) ابھی ابھی لاہور سے فون پر اطلاع ملی ہے کہ آج رات مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ جس کا بائیں جانب پر اثر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم چوہدری صاحب کو جلد شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

## گنی بھی کانگو سے اپنے دستے بلا لیگا

نیویارک ۱۴ دسمبر جمہوریہ گنی نے کل رات اعلان کیا کہ وہ کانگو میں اقوام متحدہ کی فوج سے اپنے دستے واپس بلا لے گا۔

### مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے

## مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کیلئے پانچ صد روپے کی پیشکش

ربوہ۔ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے صدر مملکت کے امدادی فنڈ میں مبلغ پانچ صد روپے کا چیک محترم لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں گورنر مشرقی پاکستان کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے

قبل ازیں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے ۷ نومبر ۱۹۶۰ء کو مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے مبلغ ۵ ہزار روپے کی رقم گورنر موصوف کی خدمت میں ارسال کی گئی تھی۔

## قافلہ قادیان میں جانے والے دوست ربوہ سے لاہور روانہ ہو گئے

ربوہ ۱۴ دسمبر۔ قافلہ میں شامل ہو کر قادیان جانے والے ربوہ کے قریباً ۲۵ احباب آج صبح بذریعہ لاری لاہور روانہ ہو گئے۔ قافلہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ دسمبر کو لاہور سے بذریعہ ٹرین قادیان روانہ ہوگا۔

آج صبح ربوہ سے ۲۵ احباب کے لاہور روانہ ہونے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس طرح قافلہ میں شریک ہونے والے احباب کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا

مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی علالت کے پیش نظر ان کی بجائے اب مکرم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید کو امیر قافلہ مقرر کیا گیا ہے۔ مکرم سردار بشیر احمد صاحب انجنیئر قافلہ کے جنرل نائب امیر ہوں گے۔ اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر قافلہ کے سیکرٹری کے طور پر فرائض سرانجام دیں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ دسمبر ۶۶ء

# اللّٰھم زد فزد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء میں جلسہ کے متعلق فرمایا ہے کہ:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔"

ہمارا جلسہ سالانہ جو انہی تاریخوں میں ہمیشہ منعقد ہوتا ہے جن تاریخوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے منعقد کیا تھا۔ یہ عظیم الشان جلسہ درا صل ایسی یادگار ہے جس کی بنیاد خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے استوار فرمائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بنیاد اتنی استوار مضبوط اور گہری رکھی گئی ہے کہ آج تک باوجود ایک دو وقفوں کے ہر سال جلسہ پہلے سے کہیں زیادہ وسیع ہوتا چلا گیا ہے اور آج یہ حالت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر شاید ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے لئے عباد اللہ کی اتنی پیشانیاں کہیں بھی سوائے کعبۃ اللہ کے سجدہ ریز نہیں ہوتی ہوں گی۔ صرف دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ نہایت سوز اور خشوع و خضوع کے ساتھ شاید ہی کہیں اتنے بڑے مجمع نے اپنے امام وقت کی اقتدا میں نمازیں ادا کی ہوں۔ جس کسی نے کبھی اس جلسہ کو دیکھا ہے۔ خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ایک نہایت مقدس اثر اپنی روح پر لے کر لوٹا ہے۔

ہمیں یاد ہے کہ ایک مشہور صحافی نے جو خود کو آزاد خیال بیان کرتا ہے لیکن سیاسی اثر کے ماتحت جماعت سے کوئی دل لگاؤ نہیں رکھتا ایک بار جب وہ بطور رپورٹر کے جلسہ میں آیا تھا جیسا کہ وہ اکثر آتا رہتا تھا راقم الحروف کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سننے کے بعد کہنے لگا کہ اس اثر کو جو جلسہ اور حضور ایدہ اللہ کی تقریر سے میری روح پر مسلط ہوگیا ہے زائل کرنے کے لئے مجھے کئی ہفتے لگیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ غیر از جماعت احباب بھی کس طرح جلسہ سے متاثر ہو کر جاتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے غیر از جماعت احباب باہتمام سے ہر سال ہمارے جلسے میں تشریف لاتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں۔ گو وہ بعض حالات کی وجہ سے جماعت میں شامل نہ ہوں۔ مگر جلسہ پر آکر وہ اپنی اپنی بساط کے مطابق روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ راقم الحروف کا اپنا واقعہ ہے کہ اگر وہ ۱۹۳۹ء کے جلسہ پر نہ آتا تو خدانخواستہ اس نعمت سے ہی محروم رہ جاتا جو اب اس کی روح کی دائمی غذا ہے اور جس نے اسکو از سر نو زندگی عطا کی ہے۔

یہ تو ان لوگوں کا حال ہے جو جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر ہمارے جلسہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور اس سے فیض اٹھاتے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ لوگ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں۔ اور جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر قول کو حرز جان بنانا باعث برکت و ثواب مانتے ہیں انکی نگاہوں میں ہمارے جلسہ کی کیا شان اور کیا عظمت ہونی چاہیئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتنے پیارے الفاظ میں فرمایا ہے کہ:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں"

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمارا جلسہ دوسرے جلسوں کی طرح کا جلسہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک ایسا مقدس اجتماع ہے جس کی نظیر تمام دنیا کے جلسوں میں نہیں ملتی۔ یہاں جو لوگ جمع ہوتے ہیں ماسوا چند لوگوں کے جو غیر از جماعت ہوتے ہیں تمام کے تمام ایک دل ایک ضمیر ایک مقصد اور ایک نیت سے جمع ہوتے ہیں۔ ان کے دل متحد ہوتے ہیں ان کی اجتماعی دعائیں یک رنگ اور یک مقصد ہونے کی وجہ سے متحد ہو کر آسمان کی طرف اٹھتی ہیں۔ جن کا اثر المضاعف اور بیشتر سے بیشتر پھیلاؤ میں عرش پر پہنچتا ہے۔ جن کے ساتھ فرشتوں کی دعائیں بھی شامل ہو کر مجیب الدعوات کے حضور میں پیش ہوتی ہیں۔ اور شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔

جماعت احمدیہ تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی یہی غرض ہے اس لئے ہمارا جلسہ عام جلسوں کی طرح کا نہیں ہوتا۔ جن میں چند تقریریں ہو جاتی ہیں۔ یا کچھ چندہ جمع ہو جاتا ہے بلکہ یہ مقدس اجتماع جماعت احمدیہ کیلئے ایک عظیم تربیت گاہ اور ایک عظیم امتحان گاہ بھی ہے۔ اس جلسہ میں احمدی اپنے عشق و للہیت کی تجدید کرتے ہیں۔ وہ اپنی خالی شدہ بیٹریوں کو از سر نو بھرتے ہیں۔ وہ پچھلے جلسے سے آج کے جلسہ تک کے عرصہ میں جو زندگی انہوں نے ذکر الٰہی اور جماعت کے مقاصد کو آگے بڑھاتے ہیں گذاری ہے اس کا موازنہ ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کو نوٹ کرتے ہیں۔ اور نیت کرتے ہیں کہ آئندہ ان کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش کرینگے وہ اس مقدس سر زمین میں آکر تمام دنیا کو بھلا دیتے ہیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے ان کی آنکھوں کے سامنے گھومتے ہیں۔ وہ یہاں آکر محسوس کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات جماعت کے لئے کتنی بابرکت ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی زیارت اس عظیم الشان انسان کی زیارت جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شروع کئے ہوئے کاموں کو کامرانیوں تک پہنچایا جس نے کشتی نوح کو سینکڑوں طوفانوں سے بچایا اور ہمکنار ساحل مراد کیا اس کی زیارت ان کی روح کو تر و تازہ کر دیتی ہے اور ان کے دلوں میں نئے جوش و خروش نئے عزائم اور نئی تمنائیں بھر دیتی ہے۔

وہ اکثر اسی جلسہ کی طفیل آکر دیکھتے ہیں کہ وہ وادی غیر ذی زرع جہاں ریت کے تودے کروٹیں لیتے تھے اور جہاں کی زمین پانی کے ایک قطرے اور گھاس کی ایک پتی کو ترستی تھی آج وہی وادی غیر ذی زرع ایک چمنستان بنی ہوئی ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے امام کی دعائیں اور ان کی اپنی دعائیں اور ان کے پرشوق ذوق سجدے رائیگاں نہیں گئے

الغرض لفظوں میں ان برکات کا احصاء نہیں ہو سکتا جو ہمارے سالانہ جلسہ کے ساتھ وابستہ ہیں جس کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے ہوا اور جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے"

آج حضور اقدس کی پیشگوئی جس شان سے پوری ہو رہی ہے اسکو ہر جلسہ پر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

---

## صدقہ جاریہ وقف جدید اور درخواست دعا

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی تحریر فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں کئی دفعہ اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ (اولین صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ) کو دیکھا ہے لیکن خواب میں میری والدہ محترمہ مجھ سے خوب کھل کر بات نہیں کرتی ہیں اسلئے میری دلی خواہش ہے کہ اپنی مرحومہ والدہ کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر وقف جدید کا چندہ جبتک میں زندہ رہوں ادا کرتی رہونگی تا کہ میری والدہ مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچتا رہے آمین۔ اور چونکہ میں عرصہ ڈیڑھ سال سے لگاتار بلڈ پریشر اور حد درجے کی اعصابی کمزوری سے بیمار رہتی ہوں اسلئے اخبار الفضل میں اس عاجزہ کیلئے کامل شفایابی کی دعا کا اعلان فرمایا جاوے۔"

محترمہ موصوفہ نے اس خط کے ہمراہ محترم حاجی محمد فاضل صاحب کے ہاتھ پچیس روپے چار آنے کی رقم بھی ارسال فرمائی ہے احباب اپنی اس بہن کو دعاؤں میں یاد رکھیں نیز حاجی صاحب محترم کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ وہ دلی اخلاص کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم تحریک وقف جدید کو کامیاب بنانے کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (دفتر وقف جدید ربوہ)

# اسلام میں تقسیم وراثت کے اصول اور اُن کا فلسفہ

از افادات مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب استاذ الجامعہ
(مرتبہ محمد یوسف صاحب سلیم بی اے متعلم جامعہ احمدیہ - ربوہ)

قسط نمبر ۳

## دورِ حاضرہ کی مختلف تہذیبوں میں تقسیم وراثت کے اصول

مغربی اقوام کے قوانین وراثت کا فلسفہ تین باتوں پر مبنی ہے (۱) فیملی معیشت کی حفاظت (۲) ترکہ کے امیدواروں کو محرومی سے بچانا (۳) دولت میں ایک حد تک مساوات۔

اس سلسلہ میں چند باتیں قابل بیان ہیں انسان اپنی انفرادی حیثیت میں کچھ بھی نہیں (۱) ہے اگر وہ اپنے رشتہ داروں سے مل کر ہی زندگی اور مال وزر کی لذت سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے۔ اگرچہ قانون کی نظر میں ایک ہی مالک ہو۔ لیکن ایک شخص کی کمائی میں عملاً کئی ایک شریک ہوتے ہیں۔ اور جب یہ کمانے والا مرجاتا ہے تو وہ تمام لوگ بڑی تلخی سے دوچار ہوتے ہیں جن کے مفاد مرنے والے کی زندگی کے ساتھ وابستہ تھے۔ اس لئے اس محرومی اور تلخی کے تدارک کا کوئی نہ کوئی ممکن ذریعہ ہونا چاہیئے اس بنا پر ایسے افراد کا تعین ضروری ہے جو مال سے متمتع ہوتے تھے۔ کسی کا اس استفادہ میں کیا کیا حصہ تھا۔ تاہم اس کی پوری پوری تشریح کرنا ہمارے لئے بہت ہی مشکل ہے کیونکہ بظاہر اس کے لئے کوئی برہان قائم نہیں کی جاسکتی۔ ہم صرف بعض قرائن سے ہی کام لے سکتے ہیں جن سے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جس کا بلحاظ رشتہ داری جتنا قرب زیادہ ہے اتنا ہی وہ اس کے مال سے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہوگا۔ نسبی رشتہ کے قرب کو بالعموم ہم محسوس کرتے ہیں لیکن اگر یہی نسب ہی وراثت کا واحد سبب ہوتا تو معاملہ آسان تھا۔ کیونکہ اس صورت میں ہم قرابت کو تین درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱) وہ رشتہ دار جو مرنے والے سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں مثلاً خاوند یا بیوی یا والدین یا پھر اولاد۔

(۲) وہ رشتہ دار جو ایک یا دو واسطوں سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً دادا اور بھائی (دادا کا ایک واسطہ ہے اور بھائی کا ماں اور باپ دو واسطوں سے تعلق قائم ہوتا ہے) اسی طرح بھتیجے پوتے اور دوہتے وغیرہ بھی بالواسطہ تعلق رشتہ داری رکھتے ہیں۔

(۳) وہ رشتہ دار جو تین واسطوں سے تعلق قرابت رکھتے ہیں۔ مثلاً پڑدادا۔ پڑنانی پڑپوتے۔ پڑپوتیاں۔ چچے۔ پھوپھیاں۔ بھتیجے بھتیجیاں اور بھانجے بھانجیاں وغیرہ لیکن صرف اتنا ہی رشتہ مستحق وراثت ہونے کے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ تقسیم وراثت کی اصل بنیاد محبت اور میلان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئے بننے والے کنبہ کی معیشت کی حفاظت بھی مدنظر ہے۔ پس یہی وہ اصلی منفعت دیکھی ہے جس پر قوانین کی بنیاد ہو اور جو ضرر کو لائے اور شر سے محفوظ رکھے اور جس کے ذریعہ کنبے کو بھی استحکام ملے اور مرنے والے کے ذاتی میلانات بھی مجروح نہ ہوں۔ تاہم ہر زمانہ۔ حالات اور ذہنی ارتقاء کے ساتھ ساتھ فطرتی تعلقات اور طبعی رجحانات کی بنا پر وراثت کے قواعد کو تجویز کرنے کے باوجود بہت ممکن ہے کہ ان میں پھر بھی کمی رہ گئی ہو۔ کیونکہ بعض اوقات یہ معلوم کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے کہ متوفی کی طبیعت کس طرف زیادہ مائل تھی اور کس سے اس کو زیادہ محبت تھی اس وجہ سے ممکن ہے کہ مدونہ قواعد کی بنا پر اس کا محبوب شخص تو حصہ پانے سے محروم ہو جائے لیکن غیر محبوب حصہ پا جائے اس لئے اس کمی اور نقص کی تلافی قاعدہ وصیت کے ذریعہ کی گئی۔ یعنی اگر مرنے والا یہ چاہتا ہے کہ اس کا محبوب اس کی وراثت سے محروم نہ ہو۔ درآنحالیکہ وہ از روئے قانون مدونہ محروم ہے تو وہ اس صورت میں وہ اس کے حق میں وصیت کر سکتا ہے۔

اس تمہیدی بحث کے بعد اب ہم مجملاً ان قواعد کو بیان کرتے ہیں جو مغربی اقوام کے قانون وراثت کی بنیاد ہیں۔

۱- مرد اور عورت مساوی حصہ کے حق دار ہوں گے۔ کیونکہ دونوں بلحاظ تعلق ایک جیسے ہیں۔ لیکن اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ ان دونوں کے حصے برابر نہیں ہونے چاہئیں تو پھر اصولاً عورت کو زیادہ حصہ ملنا چاہیئے کیونکہ وہ کمزور ہے اس کی ضروریات زیادہ اور آمدنی کے ذرائع محدود ہوتے ہیں۔ نیز وہ مال کے بڑھانے کی استطاعت بھی نہیں رکھتی۔

۲- اگر خاوند مرجائے تو بیوی کو نصف ترکہ ملے گا۔ ہاں اگر معاہدہ نکاح میں کوئی شرط اس کے خلاف رکھی گئی ہے تو وہ الگ امر ہے۔

۳- باقی نصف متوفی کی اولاد میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔ کیونکہ سبھی بچوں کو اپنے باپ سے طبعاً ایک جیسی محبت ہوتی ہے کام میں بھی وہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات بھی ایک جیسی ہوتی ہے ....

. . . . . . ہاں کبھی کبھی عمر، مزاج اور ذہانت وغیرہ کے لحاظ سے ضروریات مختلف ہو جاتی ہیں لیکن اس تفاوت کو تقسیم وراثت کے قانون میں ملحوظ رکھنا بڑا مشکل ہے اس لئے ایسے فرق کی بذریعہ وصیت نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

۴- اگر بیٹا باپ سے پہلے مرجائے تو باپ کے ترکہ میں جو اس کا حصہ تھا وہ اس کی اولاد میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔ یہی صورت اولاد در اولاد میں چلتی چلی جائے گی۔ پوتے بیٹوں کے برابر اس لئے قرار نہیں دیئے گئے تاکہ بیٹوں کو امید و آرزو اور حصہ کی مسلسل کمی کے خدشہ سے بچایا جائے۔ کیونکہ ہر بیٹے کو یہ علم ہوتا ہے کہ جب اس کا کوئی بھائی پیدا ہوگا۔ تو اس کا حصہ جا بجا کم ہوگا۔ لیکن جب باپ کی اولاد ہونا ختم جاتی ہے تو وہ دل میں سمجھ لیتا ہے کہ اب میرا حصہ یقینی ہو گیا ہے غرض اسی طرح وہ اپنی امیدوں کو اپنے حصہ وراثت پر مرکوز کر لیتا ہے۔ اب اگر پوتے بھی اس کے ساتھ برابر کے شریک ہو جائیں تو اس کے نقصان اور کمی کی کوئی حد باقی نہ رہے گی اور وہ ایک بے عرصہ تک امید و بیم کے چکر سے دوچار رہے گا۔ اور اس طرح وہ اپنی معیشت کو کسی مستحکم بنیاد پر قائم نہیں کر سکے گا۔ نیز پوتوں کی معیشت کا اصل انحصار ان کے باپ کے مال پر ہے۔ ان کے باپ نے خود بھی کمایا اور ان کے باپ کے ترکہ سے حصہ بھی پایا اب پوتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے مال میں مزید زیادتی کی اپنے طور پر کوئی راہ سوچیں نہ یہ کہ اپنے چچاؤں کے مال میں حصہ دار بننے کی حرص میں غلطاں و پیچاں رہیں علاوہ ازیں انہیں ماں کی طرف سے بھی حصہ ملتا ہے۔ غرض اس بنا پر پوتے بیٹوں کے ساتھ وراثت میں برابر کے شریک قرار نہیں دیئے گئے۔ بلکہ انہیں صرف اپنے متوفی باپ ہی کا حصہ ملتا ہے اور وہ اس کے قائمقام متصور ہوتے ہیں۔

۵- اگر مرنے والے کی کوئی اولاد نہ ہو تو پھر اس کا ترکہ اس کے والدین کو ملے گا گویا اولاد کی موجودگی میں والدین کو کچھ نہیں ملتا۔ اولاد کو ماں باپ پر یہ ترجیح اس لئے دی گئی ہے کہ طبعی میلان اور ضروریات کے اعتبار سے ان میں فرق ہے۔ کیونکہ بالعموم لوگوں کو اپنی اولاد سے

---

ضروری اعلان

## برائے والنٹیرز بر موقعہ جلسہ سالانہ

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آسکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے افراد سے ۲۵ فیصد افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تاکہ وہ ربوہ کے والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔" (خطبہ جمعہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

تمام زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ اور دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں والنٹیرز کے نام بھجوا دیں۔ احباب بجائے انفرادی طور پر نام بھجوانے کے زعماء انصار اللہ و قائدین خدام کی معرفت ہی اپنے نام بھجوائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اپنے ماں باپ کی نسبت زیادہ محبت ہوتی ہے اور یہ ایک طبعی میلان ہے کہ انسان اپنے والدین کے متعلق یہ خیال کر لیتا ہے کہ وہ تو اب بوڑھے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اپنی اولاد سے بڑی بڑی توقعات وابستہ کرتا ہے اس لئے کہ والدین کی زندگی روبہ انحطاط ہوتی ہے ان سے اب بظاہر مزید کسی نفع کی امید نہیں ہوتی۔ لیکن اولاد کی زندگی روبہ ترقی ہوتی ہے۔ الغرض مختلف شعور کارفرما ہوتے ہیں اور پھر ضروریات کے اعتبار سے بھی ظاہر ہے کہ چھوٹے بچے خود کما نہیں سکتے وہ ماں باپ کی مدد کے محتاج ہوتے ہیں۔ لیکن آدمی کے اپنے ماں باپ ذرائع آمدن رکھتے ہیں کما رہے ہوتے ہیں جس طرح کہ وہ اسکی پیدائش سے پہلے کما رہے تھے۔ باقی رہا یہ کہ ماں باپ کو بھائی بہنوں پر ترجیح کیوں دی گئی ہے تو اس کی دو وجوہات ہیں

ا۔ انسان کو جو تعلق اپنے ماں باپ سے ہوتا ہے وہ بھائی بہنوں کے تعلق سے زیادہ قوی ہے

ب۔ باپ بیٹے میں محبت زیادہ ہوتی ہے۔ نیز ماں باپ نے اولاد کی خدمت کی ہوتی ہے۔ اس لئے بھائیوں کے حق سے ماں باپ کا حق کئی درجے فائق ہے۔

(۶) ماں باپ میں سے اگر کوئی ایک نہ ہو تو اس کی اولاد یعنی مرنے والے کے بھائی بہن اس کے قائمقام ہوں گے یعنی اس کا حصہ انہیں مل جائے گا۔

(۷) اور اگر اس کی اولاد نہ ہو تو دوسرے زندہ کو مل جائے گا

(۸) ماں باپ دونوں بے اولاد مر جائیں تو ترکہ ان کے اصول یعنی میت کے دادا یا نانا میں حسب تفصیل مذکور تقسیم ہوگا۔

(۹) ماں باپ دونوں کے واسطہ سے ترکہ لینے والے کے حصے سے اس رشتہ دار کا حصہ نصف ہوگا جو صرف ایک واسطہ سے خونی رشتہ رکھتا ہے۔ مثلاً ایک بھائی کا تعلق دوسرے بھائی سے دو جہتوں سے ہے اس کے برعکس بھتیجہ کا تعلق صرف ایک واسطہ سے ہے۔

(۱۰) اگر مذکورہ رشتہ داروں میں سے کوئی نہ ہو تو اس کا مال حکومت کے خزانہ عام (Public Treasury) میں چلا جائے گا۔ بشرطیکہ حکومت اس سے فوائد حاصل کر سکے۔ اور اس سے متوفی کے دور کے رشتہ داروں کے لئے مساوی طور پر معاش کی صورت پیدا کرنے کا انتظام کرے اس مرحلہ پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جو دور کے رشتہ دار بھتیجے وغیرہ محروم ہوئے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ عاجز اور قابل امداد ہوں اس کا جواب یہ ہے کہ ان دور کے رشتہ داروں کے بھی اپنے قریبی رشتہ دار ہوں گے جن کے وارث بن سکتے ہیں۔ اس لئے زیر بحث ترکہ کے ساتھ پہلے ہی ان کی امیدیں کم وابستہ ہیں اس وجہ سے محرومی ان کے لئے کسی خاص تلخی کا باعث نہیں ہوگی۔ مثلاً بھتیجہ اپنے چچا کی وراثت سے حصہ پانے کی پہلے ہی کم امید رکھتا ہے۔ پس اگر وہ کسی درجہ میں محروم ہو جائے تو اسے کچھ اتنا زیادہ دکھ نہیں ہوگا کیونکہ اسے پہلے ہی کم امید تھی۔ لیکن چونکہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص کا باپ یا دادا مر جاتا ہے اور چچا اس کا قائمقام بنتا ہے۔ اس صورت میں چچا بھتیجے کے حق میں ایسا ہے جیسے باپ اس بناء پر بھتیجا کا حق حکومت کے حق سے زیادہ فائق ہے۔ اس تاویل کی وجہ سے بعد کے زمانہ میں بھتیجے کے وارث ہونے کے حق کو بھی قانوناً تسلیم کر لیا گیا۔

IV تقسیم سے پہلے ترکہ محفوظ ہاتھوں میں رہنا چاہیئے۔ مثلاً بڑی سمجھ رکھنے والے بڑے بھائی کی نگرانی میں ہو۔ یا جس پر ورثاء اتفاق کر لیں۔ اور اگر وہ بالاتفاق کسی سمجھدار عورت کو نگران بنائیں تو یہ بھی جائز ہے۔ کیونکہ یہ طریق بھی اس جھگڑے کے نپٹانے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

## فرانسیسی قانون میراث

اقوام مغرب کے قوانین میں سے مشہور ترین فرانسیسی قانون ہے باقی اکثر یورپین اقوام اسی فرانسیسی قانون کی خوشہ چین ہیں۔

فرانسیسی قانون وراثت چار درجوں پر مشتمل ہے:۔

۱۔ قانونی وارث:۔ جس سے مراد ایسی اولاد ہے جو نکاح صحیح کے نتیجہ میں پیدا ہو۔ اسی طرح دوسرے قریبی رشتہ دار

۲۔ نکاح فاسد یا یارانے کی اولاد

۳۔ خاوند اور بیوی۔

۴۔ خزانہ عامرہ یا بیت المال۔

پہلے کے سوا باقی درجوں کے وارث اسی صورت میں ترکہ کے حقدار بن سکتے ہیں جب کہ پہلے درجہ کے وارث موجود نہ ہوں۔ یہی ترتیب دوسرے درجات میں ہوگی قانونی وارث یعنی اولاد اور اقارب مورث کے مرنے کے ساتھ ہی وراثت کے حقدار بن جائیں گے لیکن باقی درجوں کے ورثاء عدالتی فیصلہ کے بعد وارث قرار پائیں گے قرابت دار حق وراثت کے لحاظ سے تین قسموں میں منقسم ہیں۔

۱۔ فروع۔ یعنی اولاد اور پھر ان کی اولاد

۲۔ اصول یعنی آباؤ اجداد

۳۔ حواشی یعنی اطراف کے رشتہ دار جیسے بھائی چچا اور بھائی کی اولاد

فروع لڑکے ہوں یا لڑکیاں وہ اپنے ماں باپ دادا۔ دادی تمام اصول کے وارث بنتے ہیں۔ مرد عورت۔ چھوٹے اور بڑے کا حصہ برابر ہوگا۔ اگر کوئی لڑکا مورث کی زندگی ہی میں فوت ہو جائے اور اس کی اولاد ہو تو وہ اپنے باپ کے قائمقام ہوگی۔ اور وراثت سے اپنے باپ کا حصہ پائے گی۔

اصول اور حواشی کے اعتبار سے جو وارث بنتے ہیں ان میں تقسیم ترکہ کی صورت یہ ہوگی۔

ترکہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ ان اصول یا حواشی کو دیا جائے گا جو باپ کی طرف سے اس کے رشتہ دار بنتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ ان کو جو ماں کی طرف سے رشتہ دار بنتے ہیں سگے اور غیر سگے میں کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔ باپ اور ماں کے سوا باقی ...... اصول اسی وقت وارث ہوتے ہیں جب کہ متوفی کے فروع اور حواشی نہ ہوں ایسی صورت میں ترکہ کے دو حصے ہوں گے۔ ایک حصہ مردوں کو ملے گا اور دوسرا عورتوں کو ان میں قرب اور بعد کے لحاظ سے بھی فرق ہوگا قریبی اصل کی موجودگی میں دور کا اصل وارث نہ ہوگا۔ اور اگر کئی اصول ہوں تو تعداد کے مطابق حصے بخرے کئے جائیں گے جیسے نانا کا حصہ دادا کے حصے کے مطابق ہوگا۔

اگر ماں باپ اور بھائی بہنیں بھی ہوں۔ یا ان کی نسل ہو تو ترکہ کے دو حصے کئے جائیں گے ایک حصہ ماں باپ آپس میں باہم تقسیم کر لیں گے اور دوسرا حصہ بھائی بہنوں یا ان کی اولاد کو ملے گا۔ اگر صرف ماں یا باپ ہو تو اس کو اس کا حصہ ملے گا۔ اور باقی ترکہ بھائی بہنوں یا ان کی اولاد میں برابر برابر تقسیم ہو جائے گا۔ بشرطیکہ بھائی بہنیں ایک ہی نکاح سے ہوں اگر وہ ایسے نہ ہوں تو ترکہ کے دو حصے کئے جائیں گے۔ ایک حصہ باپ کی طرف سے بھائی بہنوں کو اور دوسرا ماں کی طرف سے بھائی بہنوں کو ملے گا۔ سگے بھائی دونوں قسموں میں شریک ہوں گے کیونکہ وہ باپ اور ماں دونوں کی طرف سے تعلق رکھتے ہیں۔

سگے بھائیوں کو شقیق یا عینی بھائی کہتے ہیں۔ ماں کی طرف سے جو بھائی ملتا ہے اُسے اخیافی اور صرف باپ کی طرف سے بھائی علاتی کہلاتا ہے۔ اگر میت کے کوئی بھائی بہن نہ ہوں اور نہ ہی ان کی نسل یعنی اولاد ہو۔ لیکن اس کے ایک طرف کے اصول مثلاً دادا یا دادے کی اولاد موجود ہوں تو ترکہ کے دو حصے کئے جائیں گے۔ ایک حصہ زندہ اصول کو ملیگا اور ایک حصہ ان رشتہ داروں کو ملے گا جو دوسری طرف سے اس کے ساتھ تعلق دار ہیں۔ اگر وہ نسبت میں برابر ہیں تو حصے برابر ہوں گے۔ ورنہ قریب کا رشتہ دار دور کے رشتہ داروں کو محروم کر دے گا یہی کام حواشی کا ہے جو رشتہ دار بارھویں نسل سے بھی زیادہ دور جا کر ملتا ہو وہ وراثت کا حقدار نہیں ہوگا۔

اس قانون میں مندرجہ ذیل موانع ہیں:۔

۱۔ ملک الگ الگ ہو۔

۲۔ مورث کو اس نے قتل کر دیا ہو۔ یا اقدام قتل کا مرتکب ہوا ہو۔

۳۔ مورث پر ایسی جھوٹی تہمت لگائی ہو کہ اگر وہ سچ نکلے تو اس کا خاتمہ ہو جائے

۴۔ جس کو معلوم ہو کہ فلاں شخص اس کے مورث کے قتل کے درپے ہے لیکن وہ مورث کو نہ بتائے

**ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے**
**اور تزکیہ نفوس کرتی ہے**

## جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں تقاریر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۲ء بوقت ساڑھے چار بجے شام سٹیج جلسہ گاہ پر دنیا کی پچاس سے زیادہ مختلف زبانوں میں ایک اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں تمام تقاریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تحریر پر مشتمل ہوں گی۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا۔ یہانتک کہ قیامت آ جائے گی۔"

اس اجلاس میں کسی زبان میں تقریر کرنے کے خواہشمند احباب فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں تا کہ ان کو پروگرام میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گورو نانک صاحب کے زندہ ہونے سے متعلق

## سکھ ودوانوں کی رائے

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

ایک سکھ ودوان سردار سیوا سنگھ جی ایم ایس سی نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ گورو نانک جی اپنے سفروں کے دوران میں یورو شلم بھی گئے تھے۔ اور وہاں آپ نے عیسائی سو بھکس سے تبادلہ خیالات کیا تھا۔ اور اس بحث کا موضوع یہ تھا کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں؟ سردار صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ باباجی نے دلائل دیکر یہ ثابت کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم کے اعتبار سے تو فوت ہو چکے ہیں اور روحانی اعتبار سے زندہ ہیں اب ان کی دوبارہ آمد نہیں ہو سکتی۔ (ملاحظہ ہو جیون جگی جنم ساکھی مصنفہ سردار شیر سنگھ جی ایم ایس سی صفحہ ۱۱) اور بابا نانک جی کے نزدیک یہ روحانی زندگی ہر ایک نیک اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ انسان کو حاصل ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

ہوں نہ موا میری موئی بلائے
اوہ نہ موا جو رہیا سمائے
(راگ گوڑی محلہ ۱ صفحہ ۱۵۲)

گورو گرنتھ صاحب میں ایک مقام پر اسی سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ :-

گور مکھ موئے جیونڈے پروان ہیں
من مکھ جنم مرا ہیں
نانک موئے نہ آکھیئے
جے گور کے شبد سما ہیں۔
(گورمگھ سوڈا کی وار شلوک محلہ ۳ صفحہ ۱۲۴۷)

یعنی۔ جن لوگوں نے اپنی زندگیاں اللہ تعالےٰ کے لئے وقف کر دی ہیں۔ وہ ابدی زندگی کے وارث ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں اس کے برعکس خدا تعالےٰ سے دور لوگوں کی زندگی بھی موت کے مترادف ہوتی ہے۔ وہ زندہ بھی مردہ ہی ہوتے ہیں نانک جی کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو ہرگز ہرگز مردہ نہ کہو جنہوں نے اپنی ساری زندگی اپنے خالق اور مالک کے واسطہ میں لگادی ہے۔

ایک اور مقام پر بابا نانک جی نے یہ فرمایا تھا کہ :-

"بھائی خدا تعالےٰ کے برگزیدہ لوگوں کے نام پوتھیوں اور گرنتھوں میں لکھے گئے ہیں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ باقی جسم کے اعتبار سے کوئی بھی نہیں رہا۔"

ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۵۰

دسم گرنتھ میں اس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ۔

ست نام جو پورکھ پچھانے
ست نام لے بچن ہر مانے
ست نام مارگ لے چلیں
تاں کو کال نہ کبہوں دلہیں
دسم گرنتھ صفحہ ۸۱۹

یعنی جو لوگ اپنی لو اللہ تعالےٰ سے لگا لیتے ہیں۔ اور صراط مستقیم پر گامزن ہوتے ہیں۔ موت انہیں کبھی بھی نہیں مار سکتی وہ روحانی طور پر ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ ہاں جسمانی طور پر موت سے کوئی بھی شخص نہیں بچ سکتا اس سے بلند اور بالا صرف اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکت ہی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

اور سبھے بس کال کے ہیں۔ ایک ہی کال اکال سروا ہے۔
(دسم گرنتھ صفحہ ۵۳)

بابا نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"جو جنمے تس سر پر مرنا کرت پیا سرنا ہے"
(راگ مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۲۲)

اور خدا تعالےٰ سے متعلق باباجی نے یہ فرمایا ہے کہ۔

نہ اوہ مرے نہ ہووے سوگ
دیندا رہے نہ چوکے بھوگ
(راگ آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۴۹)

یعنی جو پیدا ہوا ہے۔ اس کے لئے موت لازمی ہے۔ ہاں خدا تعالےٰ کی ذات بابرکات موت سے بلند و بالا ہے۔ اور وہ حی القیوم ہے۔

اس سلسلہ میں دسم گرنتھ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ۔

جتنے اولیا انبیاء ہوئے بیتے
تیتو کال جیتا نہ تے کال جیتے
جتنے اولیا انبیاء غوث ہوئے ہیں
سبے کال کے انت داڑ تلے ہیں
(دسم گرنتھ صفحہ ۲۱)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے :-

پیر اور پیغمبر کیتے گئے نہ پرت ایتے
بھوم ہی تے ہوئے کے سب بھوم ہی ملے ہیں
دسم گرنتھ صفحہ ۱۶

یعنی۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور غوث قطب وغیرہ برگزیدہ لوگ اسی زمین میں ہی پیدا ہوئے۔ اور اسی زمین میں وفات پا گئے۔

بابا نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ فرمایا ہے

داگھر محلا ہتی گھوڑے چھوڑ و لائتہ دیس گئے
پیر پیغمبر سالک صادق چھوڈی دنیا تھائے پئے
(راگ آسا محلا ۱ صفحہ ۳۵۸)

یعنی تمام بڑے بڑے مالدار اور حکمران لوگ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اور جملہ انبیاء علیہ السلام اور سالک صادق بھی وفات پا گئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں مقبول ہو گئے ہیں۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں بابا صاحب کا یہ ارشاد بھی موجود ہے :-

جیتے دکھی نیشراں ہوئے بڑے اوتار
پیر پیغمبر اولیاء غوث قطب سالار
تہاں بھی سیس نوایا دھرتی اگے آئے
دھرتی پورے سنگو دو سمجھو لئے سمائے
جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۶

یعنی۔ تمام بڑے بڑے اوتار۔ نبی رسول غوث قطب وغیرہ برگزیدہ لوگ اسی زمین میں ہی پیدا ہوئے اور اس زمین میں ہی وفات پا گئے گورو گرنتھ صاحب میں بابا صاحب کا یہ ارشاد ہے

مرن جیون کو دھرتی دین
(راگ رام کلی۔ محلہ ۱ صفحہ ۸۷۷)

یعنی۔ اللہ تعالےٰ نے ہر شخص کی موت و حیات اسی زمین سے وابستہ کی ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں یہ بھی مرقوم ہے کہ۔

دوزخ بہشت کتاب وچ پڑھ کر خلق سنائے
موہا پھیر نہ آیا جو جبرائیل ... آ ...
پیر پیغمبر اولیاء تہاں سر کی حال بیلائے
دبے پئے زمین وچ لکھاں جگ بتائے
پھیر نہ صورت تہناں دی ڈٹھی کسے نمول
عیسیٰ موسیٰ ابراہیم ہور کیتے نبی رسول
پھیر نہ ڈٹھیاں صورتاں رہے تہناں دے نام
رہے نہ امراء بادشاہ جہان بیلائے گرام

جنم ساکھی
بھائی بالا صفحہ ۱۵۸

---

# الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

## کا

# سالانہ اجلاس عام

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز سوموار بوقت چار بجے شام دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران کمپنی سے شرکت کی درخواست ہے۔

### ایجنڈا حسب ذیل ہوگا

۱۔ سالانہ حسابات نفع و نقصان۔ بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء
۲۔ انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ
۳۔ انتخاب آڈیٹر برائے سال آئندہ
۴۔ کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

(خاکسار جلال الدین شمس چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

---

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میں ایک لمبے عرصہ سے دردوں کی وجہ اور غشی کے دوروں کی وجہ سے بیمار ہوں اور میری بیوی بھی بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے اور میری ایک لڑکی اور ایک لڑکا بھی بہت بیمار ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے بہت پریشانی ہے احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ہم غریبوں اور بیماروں کے واسطے درد دل کے ساتھ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحت دے اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (خاکسار عبدالرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام دین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص وارڈ نمبر ۵)

۲۔ برادرم عبداللطیف خانصاحب کوئٹہ میں کافی دنوں سے بیمار ہیں اور ابھی تک ان کو کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

احباب جماعت درویشان قادیان اور خاص طور پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت یاب کرے۔ آمین ثم آمین۔

منصور احمد ظفر احمد نگر

## ولادت

میری ہمشیرہ ممتاز بشریٰ اہلیہ حمید احمد صاحب مجیٹی کے ہاں نیروبی میں ۱۳ نومبر کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ کرم نام "حامد احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک، اقبال مند اور خادم دین بنائے۔

# سالانہ جائزہ چندہ مجلس خدام الاحمدیہ از یکم نومبر ۱۹۵۹ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء

## خلاصہ جائزہ

| نمبر شمار | نام ڈویژن | بز ۱۰۰ ادا کرنیوالی مجالس | بجٹ سے کم ادا کرنیوالی مجالس | بغیر بجٹ کے ادا کرنے والی مجالس | نادہندہ مجالس | میزان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| (۱) | پشاور | ۵ | ۵ | ۲ | ۷ | ۱۹ |
| (۲) | ڈیرہ اسمٰعیل خاں | ۱ | ۴ | ۱ | ۳ | ۹ |
| (۳) | راولپنڈی | ۷ | ۱۱ | ۴ | ۲۶ | ۴۸ |
| (۴) | لاہور | ۱۴ | ۱۸ | ۱۳ | ۹۴ | ۱۳۹ |
| (۵) | ملتان | ۱۲ | ۲۶ | ۴ | ۸۴ | ۱۲۶ |
| (۶) | بہاولپور | ۲۳ | ۱۸ | ۵ | ۱۴ | ۶۰ |
| (۷) | خیرپور | ۱۱ | ۱۲ | ۹ | ۳ | ۳۳ |
| (۸) | حیدرآباد | ۱۵ | ۱۸ | ۱ | ۵ | ۳۴ |
| (۹) | کراچی | ۱ | ۱ | ۱ | - | ۳ |
| (۱۰) | کوئٹہ | ۱ | - | - | - | ۱ |
| | میزان | ۸۵ | ۱۱۱ | ۴۰ | ۲۷۶ | ۵۱۲ |

## پشاور

ا۔ بز ۱۰۰ ادا کرنے والی مجالس: نوشہرہ۔ پبی۔ میرپور آزاد کشمیر۔ مردان کیمبل پور

ب۔ بجٹ سے کم " " : پشاور۔ کوٹلی۔ ٹوپی۔ رسالپور۔ واہ کینٹ

ج۔ بغیر بجٹ کے " " : ایبٹ آباد۔ مانسہرہ

د۔ نادہندہ مجالس: شیخ محمدی۔ کالونی سرحد ملز۔ بالاکوٹ۔ داتہ چھپڑ۔ کسراں۔ چھاں

## (۲) ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن

ا۔ بز ۱۰۰ ادا کرنے والی مجالس: چک ۳۷ ٹی ڈی اے۔

ب۔ بجٹ سے کم " " : بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ میانوالی۔ بھکر

ج۔ بغیر بجٹ کے " " : کوہاٹ

د۔ نادہندہ مجالس: پاڑہ چنار۔ بیافت آباد۔ داؤد خیل۔

## ۳۔ راولپنڈی ڈویژن

ا۔ بز ۱۰۰ ادا کرنے والی مجالس: راولپنڈی۔ گوجرخان۔ منڈی بہاءالدین۔ چک ۷۸ ج ب۔ چک ۸۹ ش ۔ چک ۱۱۶ ج ب

ب۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس: مری۔ جہلم۔ گجرات۔ لالہ موسیٰ۔ بھیرہ۔ چک ۹ ج ب۔ خوشاب۔ گھوگھیاٹ۔ چک ۱۶۸ ش۔ منگہ۔ جوہر آباد۔ چک ۱۵۲ ش۔

ج۔ بغیر بجٹ " " : دوالمیال۔ روڈہ۔ مجوکہ۔ چک ۳۹ ڈی بی

د۔ نادہندہ مجالس: چنگا بنگیال۔ پنڈ بھیگو وال۔ چکوال۔ کھیوڑہ۔ چک جمال۔ محمود آباد

ٹی کی۔ خانپور۔ کلر کہار۔ رنوچھ۔ کھاریاں۔ رسول۔ سعد اللہ پور۔ شیخ پور۔ گولیکی۔ کنگرالی۔ چک سکندر۔ دوینا ماجرہ۔ لنگے۔ سدوکے۔ رشادیوال خورد۔ چوکنانوالی۔ دھیرکے۔ کھوکھو غربی۔ نہال۔ ددھرائے۔ ہیلاں۔ رجوعہ۔ پنڈی لالہ۔ مرالہ کھٹیالہ۔ کوٹلہ بایوالہ۔ چک ۹۹ ش۔ چک ۳۳ ج ب۔ چک ۲۵ ج ب۔ تخت ہزارہ۔ چک ۴ ج ب۔ چک ۳۴ ج ب۔ چک ۱۷ ج ب۔ چک ۳۷ ج ب۔ کوٹ۔ بھان امیدا ورک۔ بھان جدیا۔ ادرحمہ۔ دودہ۔ چک ۱۳۶ ج ب۔ مٹھا ٹوانہ۔ نصیرپور خورد۔ چک ۔ چک ۔ چک ۸۷ ش۔ چک ۸۱ ج۔ چک ۳۸ ش۔ چک ۳۴ ج ب۔ قائد آباد۔ چک ۸ ۸۸۔۵۔ چک ۲ ۵۔۸۔ ۲۔ سیاہ پور صدر۔ چک ۹ ج ب۔ رسلانوالی۔ کلنگھہ جویا۔ چک ۴۶ ش۔

---

# چشمۂ مسیحی اور آسمانی فیصلہ

جو انصار اللہ کے امتحان کے لئے مقرر ہیں۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کے پاس موجود ہیں۔ آج ہی آرڈر بھجوا کر طلب فرمائیں۔

قیمت چشمۂ مسیحی فی جلد ۶/۔
" آسمانی فیصلہ فی جلد ۷/۔
} علاوہ محصول ڈاک۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

# بھرتی ایس اے۔ ایس اپرنٹس

امتحان مقابلہ جنوری ۱۹۶۱ء میں پاکستان آڈٹ سروس کے لئے اپرنٹس ایس اے ایس بھرتی کرنے کے لئے کنٹرولر و ڈائریکٹر جنرل پاکستان لیں گے۔

مراکز امتحان لاہور۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ کراچی ڈھاکہ و چٹاگانگ۔ مضامین: (۱) پریسی و ڈرافٹ (۲) ابتدائی ریاضی (۳) جنرل نالج

عرصہ اپرنٹس شپ ۳ سال۔ تنخواہ سال اول ۱۵۰/- روپے علاوہ الاؤنس۔ دوم ۱۷۵/- علاوہ الاؤنس قائم مقام اکاؤنٹنٹ لگنے پر تنخواہ ۲۵۰-۱۵-۴۰۰-۱۵-۵۰۵

شرائط: گریجوایٹ ۱ جنوری ۶۱ کو عمر ۲۵ تک

فیس امتحان ۵/- درخواستیں ۲۵ دسمبر ۶۰ تک بنام کنٹرولر و آڈیٹر جنرل پاکستان ۴۳ سٹاف لائنز کراچی ۲ مع بشمول مصدقہ نقول (۱) سند میٹرک (۲) بند ڈگری (۳) تصدیق سکونت صوبہ (پہنچ جائیں ۹ دسمبر ۶۰)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

---

# قرآن مجید (عکسی) مع انگریزی ترجمہ

اعلیٰ طباعت۔ عمدہ کاغذ اور دیدہ زیب تجلید آج ہی آرڈر بھجوا کر طلب فرمائیں۔
ہدیہ فی جلد دس روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار۔ ربوہ

---

# اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیزم سید بشیر احمد شاہ ابن مکرم پیر سید نذیر احمد شاہ صاحب سکنہ فیروز کے ناڑے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ سیدہ نصرت بیگم صاحبہ بنت مکرم سید حکیم فضل الٰہی شاہ صاحب سکنہ رائیونڈ ضلع لاہور بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ مکرم سید حکیم فضل الٰہی شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

خاکسار سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ احمدیہ (حلقہ لاہور)

---

# دعائے نعم البدل

عزیزم سلیم احمد ۹ دسمبر ۶۰ء بارہ بجے شب فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چار ماہ بیمار رہا۔ عمر ڈیڑھ سال تھی۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

(محمد طفیل۔ اوکاڑہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

---

# نہایت ضروری کتابیں!

(۱) حیات طیبہ: مصنفہ شیخ عبد القادر صاحب فاضل۔ قیمت سات روپے
(۲) کلمۃ الحق: تحریری مناظرہ جلال پور جٹاں۔ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ قیمت بارہ آنے
(۳) پاکستان کے گوردوارے: مصنفہ گیانی عباد اللہ صاحب۔ قیمت بارہ آنے
(۴) بہائی تحریک پر تبصرہ: مصنفہ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ قیمت ۱۲/
(۵) بہائیت کے متعلق پانچ مقالے۔ قیمت سوا دو روپے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ الفرقان گول بازار ربوہ پاکستان

---

مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش اسسٹنٹ ناظر بیت المال قادیان فرماتے ہیں:
"مجھے کچھ عرصہ سے پائیوریا کی تکلیف تھی۔ میں نے جون ۱۹۵۹ء میں ناصر دواخانہ ربوہ کے اکسیر پائیوریا منجن کو استعمال کیا۔ دو ہفتہ کے استعمال سے دانتوں کی تکلیف بالکل دور ہو گئی۔ اس منجن کو اب باقاعدگی سے استعمال کرتا ہوں۔ پائیوریا کے مرض کو دور کرنے کے علاوہ میں نے اس منجن کو دانتوں کی صفائی کیلئے بھی مفید پایا ہے۔"

**اکسیر پائیوریا:** دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر۔ قیمت چھوٹی شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ بڑی شیشی دو روپیہ۔

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

---

# علم و عرفان کے سات سمندر

(۱) کوثر عرفان (۲) تسنیم عرفان (۳) سلسبیل عرفان (۴) زمزم عرفان (۵) تلاطم عرفان (۶) بحر عرفان (۷) گنجینۂ عرفان اور سیاح نبی کا سفر کشمیر۔ آٹھوں تبلیغی تحفے اڑھائی روپیہ میں

کلید ترجمہ قرآن مجید کے خریدار کو مفت

حکیم عبد اللطیف لاہور (۲) قریشی محمد اکمل گول بازار ربوہ

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو فوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۵۸۸۹** میں امۃ الرشید زوجہ چوہدری لطف الرحمٰن صاحب قوم جٹ سکنہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند در حبالہ ازدواج مبلغ ۱۵۰/- روپیہ ہے (۲) زیورات طلائی وزن ۲۲ تولے ۷ ماشہ مالیتی ۲۸۳۵/- روپے بحساب ۱۲۶/- روپے فی تولہ۔ تفصیل زیورات۔ کینٹھی - ۲ تولے ۷ ماشے۔ چوڑیاں - ۲-۴ ماشہ تولے کلپ - ۳-۰ تولہ بالیاں - ۹-۰ ماشہ۔ انگوٹھیاں دو عدد ۹ ماشہ کڑے - ۹-۰ تولے انگوٹھی جھمکے نیکلس - ۶-۰ تولے ٹکہ ۱۰ ماشے انگوٹھی ۵ ماشے۔ کل وزن ۲۲-۶ تولے ماشے میں اپنی کل جائیداد منقولہ ۲۸۳۵ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری آمدنی اس وقت کچھ نہیں ہے۔ اگر اسکے بعد کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے۔ یا میری جائیداد میں اضافہ ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

دستخط موصیہ امۃ الرشید بقلم خود۔

گواہ شد :- لطف الرحمٰن خاوند موصیہ

گواہ شد :- عبدالرحمٰن سیکرٹری امور عامہ راولپنڈی ۲۲/۹/۱۰

**نمبر ۱۵۸۹۰** :- میں غلام احمد ولد مولوی اللہ رکھا صاحب قوم گھمن پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۷۵/- روپے ہے بیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- غلام احمد محلہ دارالیمن ربوہ

گواہ شد :- محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ - ۱۲/۱۰/۶۱

گواہ شد :- عبدالسمیع انور کارکن مقبرہ بہشتی مقبرہ ربوہ - ۱۲/۱۰/۶۱

---